بعون صانع بیچون و مکان فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ کہ یہ مدح محبوب سرمدی مصنفہ حسان زمان مولانا محمد جمال الدین حسن خان مسمی بہ

[illegible]

بحسن کوشش و مساعی جمیلہ عمدہ کارپردازان و منتظمان

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع کانپور میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا

مژدہ اے طبع رسا تجھکو مبارک ہو سرور
جسکے آگے رخ خورشید فلک ہی بے نور
مطلع فکر سے اُس نور کا ہے آج ظہور
ماہ کو کاہش خاطر سے ہے اقرار قصور

کیا تجلی مرے آگے متجلی ہے آج
ہمہ تن چشم ہے دل محو تجلی ہے آج

۲

اوج رفعت پہ مرے ہمت عالی پہونچی
آتشِ شوق لقا جان و جگر مین بھڑکی
چشم خاطر ہوئی مشتاق جمال نبوی
لن ترانی کی صدا کان مین پھر آنے لگی

اشتیاقِ دلِ محزون نے سنبھالا ہمکو
پھر نظر آنے لگا نور نرالا ہمکو

۳

دیکھکر نور محو ہوا دیدۂ دل محوِ جمال
رنگ ہوکر مرے خامہ سے کھنچی یہ تمثال
یک بیک وصف سراپا کا ہوا دل مین خیال
چہرۂ ماہ پہ حسرت کی سیاہی وہ ڈال

وصف وہ لکھون کہ عالم مین نموداری ہو
ہر زبان پر صلِّ علےٰ جاری ہو

۴

کیون نہو شوق کہ ہی نور یہ نور ازلی
کیون نہو مظہر انوار الٰہی ہے یہی
کیون نہ اس نور پہ سو جان سے قربان ہونگے
کیون نہو نور دلی جلوہ گری سے اسکی

۵
جلوۂ نور سوئے خاک جو مائل ہووے
ذرۂ ریگ بھی خورشید شمائل ہووے

شوق تحریر سراپا جو ہوا ہے مجکو
جو کہ ساماں مجھے درکار ہے سب دلوا دو
عرض ہے خدمت عالی مین کہ امداد کرو
نظر لطف و کرم سے مری جانب دیکھو

۶
یہ سعادت مجھے دنیا مین عطا ہو شاہا
نعت مقبول دل خلق خدا ہو شاہا

خیر ہے ای دل بیتاب ذرا ہوش مین آ
آج تک کچھ نہ سکا ہے یہ کسی سے نقشا
کسکی تصویر کے لکھنے کا ہی کرتا دعوی
وصف لکھہ قامت والا کا یہ کر دل سے دعا

۷
ہو حضوری تو خط و خال خوش اسلوب کھنچے
شکل دکھلاؤ تو تصویر بہت خوب کھنچے

عزم بالجزم جب اس کام کا خاطر مین ہوا
شوق اور ذوق طبیعت سے وضو ہمنے کیا
چشمۂ لطف و کرامت سے ہوا آب عطا
فیض روحانی ممدوح ہوئی راہ نما

۸
ہان کر قبلۂ حاجات کو قبلہ ہمنے
جا بچھایا لب کوثر یہ مصلہ ہمنے

عزم عرش جو ہوا اہل جنان کو معلوم
خیر مقدم کی ہوئی خلد مین ہر سمت سے دھوم
طیب خاطر سے کیا آکے مرے گرد ہجوم
کیونکہ ممدوح جو میرا ہے وہ انکا مخدوم

۹
غسل وصف محمد کو شنا کر ہمنے
کر لیا عالم فردوس مسخر ہمنے

دست رضوان مین قلمدان ہی طلا کاریکا
حاشیہ موتیون کا ہے بڑی طیاری کا
خوشنما بستہ ہے استبرق زرنگاری کا
خوش بستہ مین ہی کس درجہ طرحداریکا

بزم تحریر سراپا مین قلمدان آیا
منشئ چرخ پئے نذر لیے جان آیا

روشنائی کی جو حاجت تھی دوات زرمین
آب ظاہر بھی مہیا تھا وہان کہ شرمین
تھی سیاہی تو سویدا کی ہمارے گھر مین
گوند جبرئیل آمین سدرہ سے لای پر مین

دیکھو کس لطف سے اس نسخہ کو حل کرتے ہین
دیدہ حور بہشتی کو کھرل کرتے ہین ۱۱

شاخ طوبیٰ کو کیا ہمنے قلم بہر قلم
اضطراب دل مشتاق نے چاہا ادسدم
پردہ تھا خام نہ تھا خامۂ اعجاز رقم
کہ اوٹھالون وہ قلم ہے جو بلوح اعظم

پہر ندا آئی سراپا نئے انداز سے لکھ
وصف محبوب خدا کلک خدا ساز سے لکھ ۱۲

برگ شمشاد نے کی عرض ادب سے آکر
تو مری عزت و توقیر بڑھے سرتاسر
جاے قرطاس مرا صفحۂ دل کیجے اگر
تھا تمنا یہی رکھتا ورق ہر گل تر

کوئی صفحہ صف جنت کا نہ بھایا دل کو
تختۂ مشق ثنا ہمنے بنایا دل کو ۱۳

عین تحریر سراپا مین کھے ہے خاطر
لطف تقریر سے ہو رنگ معانی ظاہر
یا سمن زار سراپا ہی نفیس و نادر
صحن بستان مین ہے فرش بہاری حاضر

بزم گل ہے قفس بلبل شید ابھی ہو
ہے بیان حسن کا کچھ عشق کا چرچا بھی ہو ۱۴

لفظ جو نکلے وہ گل نخل تمنا کا ہو
بیچ مین سطر کی جا ہو تو وہ دل کی جا ہو
مطلع نعت پہ شوق کا اک تعبا ہو
ابروے حسن کا ہر بیت پہ دل شیدا ہو

جو سنے شعر کو شاخ گل بے خار کہے
پھر مجھے بلبل شوریدۂ گلزار کہے ۱۵

حرف توصیف کا جو دائرہ ہو کاغذ پر
نقطۂ حرف بھی ہو رشک دل ہر اختر
یا تو ہو دائرہ شمس و یا دور قمر
غیرت کاہکشانی ہو کشش حرف مگر

یون سواد خط تحریر بھی تابان ہووے
۱۶ جسپہ صدقے دل یاقوت رقم خان ہووے

گفتگو خاطر محزون نے جو کی ہوش ربا
وصف ممدوح کجا و من معذور کجا
قلب مین عجز طبیعت نے کیا داویلا
معذرت سُنکے ہوا لطف خداوند سما

یہ ندا عام ہوئی عالم روحانی مین
۱۷ ہمزبانی کرے جبریلؑ ثناخوانی مین

جذبۂ شوق سے دل بول اُٹھا بسم اللہ
نور سے بھر گیا سینہ مرا اللہ اللہ
قلب سے آتی تھی آواز کہ سبحان اللہ
سحر عید شب قدر کا عالم ہے واہ

تسبیح نے سجدہ تعظیم کی طولانی کی
۱۸ طائر روح نے طیاری قربانی کی

اب سنو سرور عالم کا سراپا یارو
اسی قامت کا ہے کونین مین چرچا یارو
سر سے ہے تا بہ قدم نور کا جلوہ یارو
شکل انسان کا یہی قد ہے نتیجہ یارو

گرچہ ہے جسم مگر نور الٰہی ہے یہ
۱۹ برتر از وہم سے اور نامتناہی ہے یہ

یون اسے مردمک چشم کی جا آنکھون مین
دیدۂ چشم کے دو دن تکیے لگا آنکھون مین
سند ہین آنکھ کے پردونکی بجا آنکھون مین
نور دیدہ کرون یہ نور خدا آنکھون مین

شہ نشین آپ کے اس قد کی بناؤن آنکھین
۲۰ تب نکیرین کو مرقد مین دکھاؤن آنکھین

کیون نہو باعث ایجاد جہان ہی یہ ذات
حد امکان کو گھیرے ہین اسیکے برکات
مظہر نور خدا مجمع اوصاف و صفات
مرکز دائرہ عالم و کل موجودات

نونہال روش روضۂ ارض و افلاک
سرو نوخاستہ گلشن ما ارسلناک

گلشن قدس کا اس جسم کو طوبیٰ کہیے — یا اسے روضۂ تنزیہ کا نقشا کہیے
آفرینش کے چمن کا گل رعنا کہیے — باغ تکوین کا اسے سرو دل آرا کہیے
سارے مجموعۂ عالم کا خلاصہ ہے یہ
خاص محبوب ہے اللہ کا خاصہ ہے یہ ٢٢

کنز مخفی سے ملا پہلے یہ دُرِّ مکنون — ہے یہی معنی لولاک کا بعین مضمون
مخزن حکمت نبیا کا متاع موزون — مزرعۂ کن کی ہے تحصیل کا پہلا یہ شگون
عقل و ادراک و کمالات مین افضل ہے یہ
اسکا ثانی نہین خود ثانی اول ہے یہ ٢٣

عرش اعظم کے ستون ہین یہ شفیع عصیان — پایۂ تخت خداوند کے رکن الارکان
جن و انسان کو ملی عہد مین ہے انکے امان — رحمت خاص سے موقوف ہے قہر و طوفان
ذات حضرت کی نہ گر مورد رحمت ہوتی
قہر سے دیکھیے دنیا کی بُری گت ہوتی ٢٤

اپنا سایہ نہین رکھتا جو یہ قد موزون — وجہ نایابی سایہ کے بہت ہین مضمون
سایہ اوس جسم کا ہوتا ہے جو ہو جسم زبون — اور یہ جسم تو ہے نور خدا بے چگون
سایہ اپنا نہین دنیا مین یہ قد لایا ہے
یہ وہ سایہ ہے کہ اللہ کا ہمسایہ ہے ٢٥

اسکا سایہ تو ہوا روز ازل مین تقسیم — ایک حصہ سے بنے گیسوئے حوران نعیم
کچھ ہوا سایۂ اشجار کنار تسنیم — لیلۃ القدر نے کچھ سر پہ لیا با تعظیم
کچھ نشان وقت و غا سیف غزا مین آیا
کچھ اثر اسکا پر بال ہما مین آیا ٢٦

کس لیے سایۂ اقدس کی ہو تفتیش ابھی — ہے ابھی مخزن اسرار خدا مین مخفی
حشر مین عقدے صد حاجت سے کھلینگے جی — اوس جگہ جبکہ لوا احمد کا گاڑینگے نبی

تب یہ سایہ علم سبز کا پرچشم ہوگا
ہاں وہاں سایۂ سردار دو عالم ہوگا

۲۷

روئیت عام ہوئی قد کی ثنا خوانی سے
پھر وضو چشمۂ حیوان کے کریں پانی سے
ہو منور ورق وصف در افشانی سے
درس معنی کریں ہر آیۂ قرآنی سے
ہر سر بزم ہوں قربان یہ دل و جان میرے
صدقے ہر عضو کے ہوں قبلۂ ایمان میرے

۲۸

روئے تابان محمدؐ کی صفت کیا لکھوں
یہ وجاہت کسی مخلوق میں پاؤں تو کہوں
تاب کیا حسن و ملاحت کی جو تحریر کروں
انتہا ہے کہ خدا اسپہ ہوا خود مفتوں
ماہ و خورشید نے کب مرتبہ پایا ایسا
کب انھیں صانع قدرت نے بنایا ایسا

۲۹

بزم میں ہونے لگی فرق ہمایوں کی ثنا
سایہ گستر سر مداح پہ تھا بال ہما
گر کے کرنے لگے رضوان و ملائک سجدا
صندل مہر و وفا فرقۂ غلمان نے کہا
سر کے بل محفل تذکیر میں آئیں حوریں +
سہرے پھولوں کے کئی گوندھ کے لائیں حوریں

۳۰

نعت وہ لکھی ہوئی جس سے سعادت حاصل
سر اقدس کی ہوئی سب کو زیارت حاصل
سرفرازان فلک کو ہوئی رفعت حاصل
سرور جن و بشر کی ہوئی روئیت حاصل
شرط خدمت کی ہر اک دل سے ادا کرنے لگا
دل سر سرور عالم پہ فدا کرنے لگا +

۳۱

قمقمے لائے وہاں نور کے جبرئیل امیں
ظل حق آکے بنا چتر سر صدر امیں
شاخ گل رکھنے لگی خاک ارادت پہ جبیں
مہر و مہ لانے لگے نذر کو تاج زریں
صدقے ہونے کو گہر بن گئے سارے تارے
چرخ نے فرق مبارک پہ اوتارے تارے

کوہر چشمۂ سرمد ہوے سر پر سے نثار
انبیا دیکھتے تھے تاج رسالت کی بہار
بزم میں بار زیارت تھا ملک کو دشوار
فرق والا پہ فضیلت کی سجی تھی دستار
ہر زبان تھی ورق گل کی دعائیں دیتی
شاخ شمشاد تھی جھک جھک کے بلائیں لیتی ۳۳

سرزنش کوثر و تسنیم میں باہم تھی یہی
ذوق دیدار میں ہر چشم حبابی وا تھی
مصرف تاج میں آجائیں ہمارے موتی
صدقے سرپیچ کے تھی عقد ثریا کی لڑی
نجم ثاقب گل دستار سے شرماتا تھا
مشتری شوق سے بے مول بکا جاتا تھا ۳۴

زاہدان شب طاعت کی جو آئی باری
چاندنی نور کی جاروب سے جھاڑی ساری
لیلۃ البدر نے محفل کی کری طیاری
چشم انجم کو بھی منظور تھی شب بیداری
موے مشکین کی جو توصیف وثنا ہونے لگی
عنبر و عود کی جان تن سے ہوا ہونے لگی ۳۵

تذکرے شام سے گیسوی مبارک کے ہوئے
لیلۃ القدر نے اس رات میں جلوے دیکھے
اسی شب نے شب معراج کے پائے درجے
سو دعائیں پڑھیں اوراد عشا پڑھ پڑھ کے
صبح تک آج جو اس وصف کا اتمام کروں
شام کے ملک کو پھر تابع اسلام کروں ۳۶

لام اللہ سے زلفوں کو ملے دونوں لام
سرفرازان خطا و ختن ہیں جنکے غلام
دونوں زلفیں ہیں یہ دو لام نہیں کچھ کلام
تار زلفوں کے ہیں شیرازۂ دین اسلام
وصف گیسوئے تسخیر جو از بر ہووے
شک سر مو نہیں پھر ملک خطا سر ہووے ۳۷

تار سجدوں کا نہ ٹوٹے نہ تھکے میرا جی
اس عبادت سے پریشان نہو خاطر میری
ظلمت کسل نہ عارض ہو کہ ہے رات ابھی
طول دے سلسلہ ذکر دعا مانگ ابھی

قصہ خوان شمع شب وصل نہ گل ہونے دے
قصے کاکل کے بہت طول ہین گُل ہونے دے

بند ۳۸
پیچ در پیچ ہین تشبیہ مین زلفون کے کلام
گو نکس ہین کبھی یاد و شرح بڑا انکا مقام
لامکانکی یہ تجلی ہے نہین جسکا مقام
رشتۂ ذہن رسا یہان ہے گرہ دار تمام
اس جگہ عقل بھلا کیا پر و بازو مارے
طائر قدس ہے حیران سر و زانو مارے

بند ۳۹
کوئی تشبیہ نہ بالون کی بتاتا ہے خیال
قدر گھٹتی ہے سر مو نہین تشبیہ کمال
طرۂ صبح شب عید ہے گرد و نہین شمال
جعد شکین کہون حورون کی تو ہی جسکا بال
یہ نہ سنبل ہے نہ پیچیدہ و خمدار ہین یہ
کہتی ہے طبع رسا بال طرحدار ہین یہ

بند ۴۰
دیکھو کس فرق ہمایون پہ ہُوا انکا مکان
منتہی کا یہ نہین وصف نہ ہے ٹھیک بیان
آشیان روح قدس کا جو کہون اولین گمان
سنبلستان کہون جنت کا تو تشبیہ کہان
خود خدا نے ید قدرت سے بنائین زلفین
نکہت عطر محبت ہے لبائین زلفین

بند ۴۱
طلب نور ہے اب لوحۂ نورانی سے
ہے فراخی کی صفت علم خداوانی سے
طرح تحصیل سعادات ہے پیشانی سے
حسن افزون ہے جبین مہ کنعانی سے
مشرق مہر خدا سازیہ پیشانی ہے
مطلع نیر اعجاز یہ پیشانی ہے

بند ۴۲
ہے یہ پیشانی انور کہ طلسمات کا باغ
اثر سجدہ جو گل ہے تو عبارات کا باغ
یہ خیابان تجلی ہے کہ لمعات کا باغ
لوح عنوان ہے مصحف کی کہ آیات کا باغ
ہے مہ و مہر سے انور کہین شفافی مین
دیکھلو شرح قمر نسخہ بیضاوی مین

خندۂ صبح تمناے دل مشتاقان
یا بہار چمن آرزوے دلشدگان
یا شگفتن گل نشتر مژدۂ آفت زدگان
ساحل بحر امید طپش تشنہ لبان

مدت العمر نوشتم صفت مشتاقی
ماند از شوق تو صد گونہ حکایت باقی

٢٤

اس جبین کی ہمین لازم ہوئی تعظیم اتم
ہے سرنامہ منشور کریم اکرم
جبین پیشانی ہے طغراے نجاب عالم
یا کہ گلگشت تمنالب دریاے قدم

نہین پڑتی شکن غم کبھی پیشانی مین
موج آتی ہے مگر چشمۂ نورانی مین

٢٥

اب اشارہ ہے طبیعت کا نئی بات لکھون
مصحف روکے ادا امر کتابات لکھون
خوب تصریح سے احکام اشارات لکھون
وصف ابرو مین کچھ ابیات و حکایات لکھون

نقش سینہ پہ جسم کا ہکشان کے کھینچون
ملک بہزاد کا گوشہ مین کمان کے کھینچون

٢٦

ہو تو کہتے ہین کہ اک صنعت خالق ہین ہم
خم یہ فرماتا ہے ہون عرش کے سایہ کا خم
متراوش ہے سیاہی سے کہ ہے رشک ارم
اور باریکی خط رشتۂ جان عالم

ہین جو پیوستہ تو کچھ شرح کے محتاج نہین
کیا یہ باہم شب قدر و شب معراج نہین

٢٧

ہو بہو ابرو مین معراج کا پائین جو نشان
پھر نہ کیون کر شب معراج پہ لائین ایمان
انکو خلعت جو ہوا تھا شب معراج مین وہان
کیا کوئی جنس تھی ظاہر مین جو ہوتی وہ عیان

باطنی وصف ملے باطنی انداز ملے
حامی اعزاز کے ہتھیار خدا ساز ملے

٢٨

خوان ہتھیارون کے آئے جو مرتب ہو ہو
اور طیار تھین انمین یہ کمانین بھی دو
یعنے تم ابرو دو ستکار کمان لیتے رہو
انمین دو وصف ہین خاطر جسے چاہو بر تو

تم مطیعون کا کنایہ سے بھلا کر دو گے
جو عدو ہو گا اشارہ سے فنا کر دو گے

۴۹ یاد ہے ابروؤں کے جسم و جگر میں خندان
اسلیے کہتا ہوں کچھ اور سعادت کے نشان
شوق کہتا ہے کہ ہاں طول ذرا کر یہ بیان
دو تو ابرو میں ہے اک وصف دگر اور نہان

یہی تیغ دو زبان ہے جو گشش ہے ہو گی
ذو الفقار آپ کے مظہر ہے انھیں ابرو کی

۵۰ جذبۂ شوق سے لکھا ہے نہ از راہ فساد
قاب قوسین سے بے شبہہ یہ ابرو میں مراد
بیخودی نے مری مضمون یہ کیا ہے ایجاد
ذو الفقار فلکی کی بھی یہی ہیں بنیاد

وصل محبوب ہے اور جلوۂ ہمد گر ہے
چشم و ابرو کا بیان ذکر مناسب تر ہے

۵۱ انکی تحریر میں ہے ترجمۂ بسم اللہ
فہم و دانش سے ذرا کیجیے اب اسپہ نگاہ
انکی پیوستگی ہے قرب مراتب کی گواہ
لفظ ادنےٰ کے یہ معنی ہیں ہمارے دلخواہ

مل گئیں ہیں جو بھویں اس سے یہ مفہوم ہوا
تفرقہ دونوں کمانوں کا بھی معدوم ہوا

۵۲ خلوت خاص میں کیا کیا نہ مقامات کھلے
فہم کسکا ہے جو ادراک مطالب کرلے
راز اور ناز کے کھولے گئے سارے عقدے
دیکھکر حال یہ قدسی کئی جا بول اوٹھے

یا رسول عربی ہاشمی و مطلبی
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

۵۳ اور مضمون ہے رفعت کا لطیف و زیبا
یا ہیں مفتاح در مخزن اسرار خدا
بیت اقصےٰ کی ہیں محراب کہ باب کعبہ
سجدہ گاہ زکریا و خلیل و موسیٰ

وقت معراج جو انعام با عزاز ملے
دونون ابرو یہ جبیں پر پئے اعجاز ملے

شبیر احمدی

۵۵۴
ہے تجھے چشم خدا بین کی زیارت منظور　　آنکھہ دیتے ہین ملائک بھی کہ ہے وقت سرور
پردہ چشم ہین قرطاس ضیا خانۂ نور　　وصف وہ آنکھون کا انجم کہین چشم بد دور

نقشی چرخ ذرا خوبی انشا دیکھے
دیدۂ حور سے کہدو کہ تماشا دیکھے

۵۵۵
دیدۂ خاطر مجبور کو ہے حیرانی　　وصف ان آنکھون کا لکھون تو ہی منت مانی
آہوئے وادی ایمن کی گردن قربانی　　کس سے تشبیہ دون آنکھون کو مین لاثانی

شرم بھی چشم فلک سے نہ ملائین آنکھین
یہ وہ آنکھین ہین خدا جن سے لگائے آنکھین

۵۵۶
دیدہ ہائے فلکی دیکھین اگر انکی ضیا　　سہم کر نرگس گلزار ارم ہو کانٹا
گردش بخت سے خورشید پھرے گھبرایا　　شرم سے حور قصورات مین ڈھونڈین گوشا

نور چشم مہ کامل سفری ہو جاوے
علم تشریح کو اک نظری ہو جاوے

۵۵۷
صدف بحر کہان ہین ترے جھوٹے دعوے　　کیون نہ اس دعوے بے وجہ پہ نیسان تھوکے
بکتے پھرین بازار مین دل کے ٹکڑے　　موتی کھلے گئے پتھر پہ دوا سازون کے

غور سے دیکھ کہ گوہر کسی کام آتے ہین
اور ان آنکھون کے بیمار شفا پاتے ہین

۵۵۸
نور آنکھون مین بھرا ہے کہ ہے آب حیوان　　مردم چشم ہین ہر مردمک چشم کی جان
سطح دریا پہ ہین یا خضر یا عجاز روان　　نسخۂ فیض کماہی سے نہان یم ہی ہان

چشمۂ آب بقا کا اسے پانی کہیے
تشنہ دید کو اسکندر ثانی کہیے

۵۵۹
دُور سے ان آنکھون کے گر ہند کے ہندو دیکھین　　رشتۂ الفت زنار صنم کو توڑین
رام ہون بت کے نہ گھر سے کبھی جادو سیکھین　　جوتشی پوتھیان جوتش کے نشہ مین پھونکین

دیکھیں سرخی کی سیاہی میں بہاریں دل سے
دیباں تصویر کرشتی کا اوتاریں دل سے ٦٠

منظر حلم و حیا مصدر تسلیم و رضا
مشعل نور ہدا مجمع اوصاف وفا
منبع مہر و عطا مانع تقصیر و خطا
محمل امر قضا منتظر حکم خدا

انھیں آنکھوں نے خداوند سما کو دیکھا
جسنے دیکھا انھیں گویا کہ خدا کو دیکھا ٦١

نسبت ان آنکھوں سے بادام کو دون کیا غلط
عشق ان آنکھوں کا ہے نرگس شہلا کو ضرور
ہیں وہ انگور نہ جس سے مے ناب طہور
دیدۂ چشم کبوتر بھی ہوا چکنا چور

کہدو آئینہ ذرا آنکھ چھپا کر دیکھے
نور کا عکس نہ دیکھا ہو تو آکر دیکھے ٦٢

گرچہ غفلت میں ہے بیدار نہیں میرا دل
آنکھ بھر کے دیکھو تو نہیں ہے مشکل
کہ تری آنکھ کی ہو مجکو زیارت حاصل
زود فرما نظر لطف بحال بسمل

منع نظارہ مکن عاشق حیران شدہ را
کہ نہ بستہ است کسے دیدۂ قربان شدہ را ٦٣

راست بینی سے مری چشم کا رتبہ ہی بلند
یہ وہ بینی ہے خدا ہیں جسے کرتے ہیں پسند
وصف بینی جو ہے درپیش تو دل ہے خورسند
قصر پرنور سموات پہ پھیکوں ہوں کمند

نور سے بھی ہے کہیں رتبۂ عالی اس میں
دست قدرت نے عجب نوک نکالی اس میں ٦٤

اسکو کہیے کہ الف اول ارشاد کا ہے
راست ہے یہ الف انصاف خداداد کا ہے
حرف اول ورق ابجد ایجاد کا ہے
مرحبا نام خدا کیا الف امداد کا ہے

ہے الف آپ کی بینی کا نشان وحدت
ایسے مجسم دیکھتے ہیں بہ نور نشان احمد

روئے تابان محمدؐ پہ الف کا ہے نشان
مظہر اس نور کا یہ بینی انور ہے عیان
یعنی چہرہ پہ ہے نور احدیت تابان
ہے انا احمد بے میم سے ظاہر برہان

میم تو محو اور اس حرف کا اثبات ہوا
اب احد صاف ہوا متحد الذات ہوا ۶۶

مژدہ اے بلبل سرگشتہ بستان جمال
آئے ایام بہار چمنستان جمال
ہو مبارک تجھے گلگشت گلستان جمال
یہ دکھاتے ہیں تجھے اب گل خندان جمال

لالۂ گلشن جاوید دکھائیں تجھکو
گل دکھائیں گل خورشید دکھائیں تجھکو ۶۷

ہے گل عارض عالی گل بستان قدم
گل رعنائے خیابان گلستان ہمم
غیرت خاطر گلہائے فرادیس و ارم
بوئے گل راحت ارواح و قلوب عالم

دید منظور تھا جو اس گل محمودی کا
سرد گلزار کیا آتش نمرودی کا ۶۸

سورۂ شمس و قمر مصحف رو کے پارے
ہیں گلستان حقیقت کے فضا خارے
قلم جب مصنف کے لکھے سیپارے
یاسمن دیکھے تو سر شاخ پہ دے دے مارے

عکس پڑ جائے تو دل رشک ریاحین بنجائے
گل کھلے دل میں سویدا گل نسرین بنجائے ۶۹

خلد سے دو گل مہتاب اوڑا لائی نسیم
آنپہ سو جان سے قربان ہے چمن بند نعیم
مہر انور نے کیا نور نظر کو تقسیم
گل مقصود بہار چمن ابراہیم

جتنے گل کھلتے ہیں سب انکی ثنا کہتے ہیں
سلّمو اور کوئی صل علے کہتے ہیں ۷۰

آئینہ سے اسی نسبت دون بھلا کب ہو روا
یہ وہ آئینہ ہے منہ دیکھے ہے جسمیں کہ خدا
آئینہ پارۂ آہن سے دیا ہے شیشا
دونوں آئینہ میں آئینہ ہستی کی ضیا

آئینہ دیکھہ انھین ششدر و حیران ہووے
قیصر مین حال سکندر کا پریشان ہووے ۷۱ھ

کان تک پہونچے سکندر کے جو رنگکا مذکور
فکر آئین طلسمات مین پڑجاوے فتور
آتش شوق سے آتشکدہ سینہ ہو ضرور
نظم روم و حلب و چین سے طبیعت ہو نفور

عکس نور اسکا جو ہو نور فزا دریا مین
ٹوٹ کر گرپڑے اسکندریہ دریا مین ۷۲ھ

جلوۂ حسن رخ مصطفوی ہین عارض
لمعۂ مہر جمال نبوی ہین عارض
شعلۂ نور چراغ صمدی ہین عارض
طرۂ صبح بہار ازلی ہین عارض

صبح اقبال رسالت کے ستارے ہین یہ
شعلۂ طور کے آتش کے شرارے ہین یہ ۷۳ھ

تشنۂ شوق کو ہی شربت تسکین کی طلب
جو کہ درکار ہو فردوس سے آئین سب
خضر و عیسیٰ سے کہو کھولدین قفل مطلب
درد و عناب و انار و گل و پنبارہ و عنب

قند شیرینی خاطر سے بنائین شربت
وصف سنتا ہون لبون کے تو پلائین شربت ۷۴ھ

لب شیرین ہین نبات شکرستان خبان
راحت افزاے حیات ابدی رشتۂ جان
روح پرور دم عیسیٰ گل باغ امکان
جام جان بخش تمناے دل تشنہ لبان

کیا دہان و لب و دندان ہین کہ ماشاء اللہ
خود بناکر انھین دیکھے ہے تماشا اللہ ۷۵ھ

خامشی مین ہے رہی نقطۂ توحید قدیم
جو ہر فرد کو فرمائین حدیث تقسیم
لب جدا ہون تو کرین امر شہادت تعلیم
صد معماے ہدایات کے کھولین تعمیم

لب و دندان کے کوئی وصف سے کب بر آئے
سخن عشق ہے کس طرح زبان پر آئے

ان لبوں پر ہیں عقیق یمنی جیسے فدا
دل جو یاقوت سے نسبت تو یہ ہے نازیبا
غنچہ لعل بدخشاں جو کہوں کب ہے روا
خود بخود آب خجالت میں ہے مرجاں ڈوبا

لعل و یاقوت و عقیق و دل مرجاں صدقے
معدن ملک یمن کان بدخشاں صدقے

زندگی خضر کے ہیں روح مسیحا ہیں لب
مست عرفان کے لیے ساغر صہبا ہیں لب
خندۂ خاطر ہر عاشق شیدا ہیں لب
رشک خرمای رطب شہد مصفا ہیں لب

آب دریائے بقا چشمۂ کوثر کہیے
گل تر شیر و شکر قند مکرر کہیے

درس قرآں میں جو صرف لب خنداں ہووے
کیوں نہ سو جان سے فدا قوم نبی جاں ہووے
خوبیٔ لحن سے اعجاز نمایاں ہووے
گل کھلے غنچہ سے اور لطف دوچنداں ہووے

نکہت غنچہ لب راحت روحانی ہے
بلبل سدرہ کی یہ جائے غزل خوانی ہے

لن ترانی کے مضامیں ہیں تفسیر وہاں
گفتگو معنی اظہار و سعادت کا بیاں
کعبہ لبیک کے شکے دہن کا فرماں
خامشی پردۂ اسرار سے دیتی ہے نشاں

شوق دل سے صفت حسن وہاں کرتے ہیں
ہم احادیث حسن نوک زباں کرتے ہیں

نور دندان مبارک کے جو دیکھے جلوے
عقل پروین و ثریا میں پڑے ہیں عقدے
برج افلاک سعادت کے ستارے چمکے
دانت ہیں دانہ رمان ارم کے کھلے

مہر و مہ سامنے آجائیں تو اختر ہو جائیں
لعل و یاقوت کو دعوے ہو تو پتھر ہو جائیں

سینہ دنداں کے جو شوشے ہیں بہت خوش آئیں
صاحب سین ہے مقصود خطاب یسین
دیکھ کر صاحب کشاف کے ہے دل کو یقیں
سورۂ نجم کے تفسیر کا دل ہے یسین

سین ہستی کے ورق پر نہ ملے گا ایسا
خوش نویس ازلے پھر نہ لکھے گا ایسا
۵۸۲

لاف زن ہو جو کہیں قطرۂ شبنم کے صفا
ڈھونڈنے سے بھی لگے ہاتھ نہ کوئی قطرا
گرمی مہر درخشان سے کرے برق فنا
نہ صفائی کا رہے نام نہ خوبی کا پتا

شبنمستان کی نمی شرم کا پانی ٹھہرے
نام شبنم کا کوئی لے تو کہانی ٹھہرے
۵۸۳

سلک گوہر کہوں دندان کو تو کب ہو موزوں
دُر شہوارِ عدن کو بھی نہ صدقے میں تولوں
دعوے نور کرے لعل تو دل ہوئے خون
رشتۂ فکر میں کیوں وہم کی موتی گوندھوں

نور آگین ہے کہاں قطرۂ نیسان ایسا
در دکھائے صدف چشمۂ حیوان ایسا
۵۸۴

گفتگو طول ہے دندان و لب خندان کی
کاش صحبت کہیں ملجائے لب و دندان کی
قدر دندان سے بڑھی لب سے حلاوت جان کی
قدر بڑھ جائے بہار چمن رضوان کی

گل اگر با لب لعل تو برابر میشد
شبنم از نسبت دندان تو گوہر میشد
۵۸۵

تھا شہادت کا یہ باعث کہ شہادت کا تمام
مقتضے اسکی ہوئی مرضی مولائے کرام
اصطفا کے ہے مقامات میں یہ طرز کلام
اُس شرف سے بھی مشرف ہو شہ خیر انام

کیا عنایات محبت سے دیا یہ رتبہ
ایک دندان پہ فقط ختم کیا یہ رتبہ
۵۸۶

چشم و ابرو لب و دندان و دہن و عارض کیا
فرحت روح مریضان محبت کی دوا
سارا چہرہ ہے مگر مظہر انوار خدا
ہے غرض ہر مرض عشق کا پورا نسخا

چہرۂ زرد مرا ساغر زرے بخشد
سینۂ چاک مرا فیض سحرے بخشد

۵۸۷
دل مین آتا ہے کرون حسن محاسن اظہار
حوض کوثر پہ لکھون اسکو مگر سنبل زار
مصحف رو پہ جو ہے ریش مطہر کی بہار
ہالہ ماہ وہ جسکے مہ گردون ہو نثار
ریش عالے جو سیہ فام نظر آتی ہے
دیکھو تو شوکت اسلام نظر آتی ہے

۵۸۸
رخ جو قرآن ہے تو یہ حاشیۂ قرآن ہے
یا کہ طغرا ے شریعت بسر فرمان ہے
سورۂ فاتحہ پر لوح سرِ عنوان ہے
تار ہوا سمین ہر اک تار نفوس جان ہے
طوف کعبہ کے لیے عرش سے آئے ہین ملک
بیت معمور پہ یاد ہجوم مچائے ہین ملک

۵۸۹
ایک تشبیہ نئی دیکھو زراہ انصاف
دوسرا قاف محاسن ہے بخط شفاف
دائرہ موے سر زلف کا ٹھہرا ہو قاف
قاف سے قاف تلک اس سے ہی مقصود مصاف
ہے یہ رو قبلۂ مقصود مطاف عالم
مرجع عام ہے یہ جاے طواف عالم

۵۹۰
خانۂ کعبہ مین انبوہ ملائک دنرات
جلوہ گر موی محاسن پہ وضو کے قطرات
چاہ زمزم پہ وضو کرتے ہین از بہر صلوات
نور ارواح ملائک ڈرر بحر حیات
چشمۂ کوثر و تسنیم مین دھوے موتی
بھر تنزئین ہر اک موی پروے موتی

۵۹۱
گوش گلفام ہین فریاد شنو عالم کے
ہر بنا گوش کے جان دریکتا صدف کے
پردے کانون کے ہین اسرار خدا کے پردے
صفت شمع خدا کے ہین یہ دو پھول کھلے
خوبی و حسن و لطافت پہ دل و جان قربان
کان پر کان ملاحت کے نمکدان قربان

۵۹۲
گوش پر نور محمد کے جو ہوتی ہے شنا
عرش سے آتی ہے ربنا و سمعنا کی صدا
غنچۂ چہرہ رخ سے سنتے ہین ملک کان لگا
دیکھکر کہتے ہین گلکان سما ما ھذا

اور جبرئیل کو بھیجے ہیں سفارت کے لیے
اذن کرتے ہیں طلب طوف و زیارت کے لیے
۹۳

بارگاہ صمدیت کے یہ ہیں دوار کان
اُس سے واقف ہوں ارا کین ملک کیا امکان
راز جو ایسے کہے پادشہ کون و مکان
لائق مشورت خاص خدا ہیں یہ کان

جان ہیں مالک بے چون و چرا کی باتیں
کان سے سُنتے ہیں یہ کان خدا کی باتیں
۹۴

شاہ ماموره تکوین کے ہیں منصب دار
ایک دستور یمین دوسرا دستور یسار
خالق مملکت کن کے امین اسرار
حکم تقدیر خداوند کے فرمان بردار

اسلیے عالم امکان میں ممتاز ہیں یہ
وحی منزل پہ فقط گوش برآواز ہیں یہ
۹۵

انسے اللہ نے معراج میں سرگوشی کی
گفتگو اوحی و فاوحی کی کرامت بخشی
کب ہوئیں کوئنسے محبوب سے باتیں ایسی
کون کانوں سے سُنی خاص خدا کی بولی

خود کلام اپنا پس پردہ سنایا اُن کو
باتیں کرنے کے لیے پاس بُلایا اُن کو
۹۶

اب جو منظور ہوئی گردن عالی کی ثنا
جرعۂ جام مئی شوق گلو سے اُترا
مردم چشم سُخن گردن تسلیم جھکا
ہے چڑھا بادۂ مینائے بہشتی کا نشہ

وصف گردن میں جو ہم ہوتے ہیں سرگرم سخن
سامنے سر کو جھکا دیتے ہیں طاؤس و ہرن
۹۷

ربط گردن جو کلا ادھر دوش اُدھر گیسو سے
آہوئے حسن اگر ناز سے گردن کھینچے
طور سینا پہ شجر کعبہ رُوا کے نیچے
چوکڑی چوکے کلا دام محبت میں پھنسے

شاخ زیبائے شگوفہ کے جھکائے گردن
شمع کافور سر بزم کٹائے گردن

دھیان میں آپکے مراقب ہوں اگر اہل سرور — دل بنے لمعۂ انوار سے فانوس بلور
ظلمت قلب میں ہو داغ سیہ شعلۂ طور — کشف اسرار مقامات سے دل ہو مسرور

رتبہ رفعت جائے میں تعلی ہو جائے
نحن اقرب کے معانی سے تسلی ہو جائے
۹۹

دیکھ پائے جو کہیں حسن بیاض گردن — رشک سے چاک گریبان کو کرے صبح چمن
سیم سیماب سے بیتاب ہو چھوڑے معدن — عرق شرم سے فوارہ کرے تر دامن

جی گھٹے شرم سے گلدستۂ گل کا تن میں
باندھ کر لائے چمن بند رسن گردن میں
۱۰۰

نور کے جسم تو اس نور کے گردن لائیں — حور و غلمان و پریزاد گلا دکھلائیں
گردنوں والے یہاں بر سر محفل آئیں — سرکشی بھوئیں بغاوت کی سزائیں پائیں

شمع گر باتو کند دعوئے نازک بدنے
کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنے
۱۰۱

خط غلامی کے مہ و مہر جو لکھواتے ہیں — مہر منشور نبوت کے بیان آتے ہیں
شعراء وصف میں اس مہر کے گھبراتے ہیں — خوشنگاری سے مضامین بخیے کھلتے ہیں

دم تقریر ثنا جبکہ سخن ڈھلتے ہیں ہم
مہرۂ معدن تو سراو گلتے ہیں ہم
۱۰۲

سپر حفظ و حمایت ہے خدا کی واللہ — یہاں پس و پیش سے کب چشم عدو پاوے راہ
دست رس سامنے دشمن کو نہ و پیش نگاہ — پہ پس پشت ہے مانند خدا پشت پناہ

سامنے تیغ نگہ امر قضا کرتی ہے
پشت پر سے یہ سپر دفع بلا کرتی ہے
۱۰۳

تخت جلوت پہ ہوا جبکہ جسد اجلوہ نما — سلطنت نظم دو عالم کی ہوئی انکو عطا
مہر سے انکے لیے آپ بنایا شاہا — سکہ سب ہو ہی اس مین قلم ہو سے کھلا

کلک قدرت سے سپیدی مین سیاہی بھر دی
مہر سے اپنے خلافت پہ گواہی کر دی

اس نشان کا مجھے ایک اور ملا خوب پتہ — پشت عالی کو ہے شاید کبھی عریان دیکھا
حجر اسود کعبہ نے دیا ہے بوسا — اور حنائی نہ بھی کچھ روز بنا تھا تکیہ

رنگیا دل پہ سوید اول مشتاق کا ہے
پشت عالی پہ نشان دیدہ عشاق کا ہے

شاہ

کون سے چیز سے تشبیہ لکھون اسکی بھلا — سر مخفی کہون اسکو تو کوئی سمجھے کیا
مثل اس مہر کا دنیا مین کہان ہے پیدا — یہ تو بے مثل ہے جیون روے زمین پر کعبہ

پشت پر ختم نبوت کی علامت ہے یہ
مہر پر خاتمہ خط رسالت ہے یہ

شاہ

مژدہ ای بخت کہ ہمدوش مسرت ہون آج — دوش پر جسکو چڑھاتی ہے سخن کی معراج
وہ کرامین کہ ملتا ہے نہ تھا جسکا مزاج — اب تپ شوق کا کرتے ہین طلب مجھ سے علاج

رات سے کہتے ہین محفل مین نہ خاموشی ہو
دوش کی نعت سے بھی آج سبکدوشی ہو

شاہ

غلغلہ شوکت و رفعت کا فلک پر پہونچا — دونون شانون سے ہے کیا عظمت و شوکت پیدا
دور ہستی کے قطب انکو کہون گر ہے بجا — جلوہ شان سے اوتا و سما فیض رہا

دیکھ لو عالم تنزیہ مین کا شانے دو
طاق تسبیح ملائک مین ہوئے شانے دو

شاہ

دوش انور پہ نہو جبکہ حجاب پوشاک — یعنی عریان کرین شانون کو جو شاہ لولاک
قصد کرنے کا سموات کرین سوے سماک — شعلہ نور سے پیدا ہون ستون افلاک

لمعہ نور پہ افلاک اوٹھا لین جلدی
آپ گرتے ہوئے گردون کو بچا لین جلدی

تحمل بار امانت ہین خدا کے یہ دوش
طلعت نور کے دربائے عدن حلقہ بگوش

شعلۂ شمع قنادیل فلک ہی خاموش
خوبی وجد سے شمسین کے اوڑتے ہین ہوش

دعوی شان جہنین ہو وہ دکھا ہین شانے
شان والے تو اس انداز کے لائق شانے ۱۰

ماہ نے شان جہادی کی جو دیکھی ہے ادا
حجرہ ہالہ مین جا شرم سے کھینچا چلا

یعنے تھا دوش پہ پوشیدہ کمان کا حلقہ
خلوت غرب مین خورشید نے پکڑا گوشا

کہکشان خاطر انجم سے اوتر جانے لگے
قوس شرمانے لگے سہم کے خم کھانے لگے ۱۱

اے خوشا بخت سپر کے جو ہوا ان سے دمساز
وہ سپر کیون نکرے گردہ خورشید پہ ناز

قرب سے دوش منور کے جو پاوے اعزاز
دیدہ چشم کرے نور نظر صرف نیاز

کیون سپر کیسے سویداے دل بدر ہے یہہ
بوسہ زن مہر نبوت پہ شب قدر ہے یہہ ۱۲

تھی نظر شانہ پہ بازوے انور دیکھا
شاخ طوبے نے کیا سجدہ تعظیم ادا

ہوگئے گوہر غلطان مین صراحی پیدا
شمع کا نور نے فانوس کو کھینچا پردا

دو تو بازو نہین شاخ شجر خوبی ہین
صاف ظاہر ہے کہ دو حجت محبوبی ہین ۱۳

سوج مہتاب سموات مروت بازو
شمع پر نور شبستان نبوت بازو

ماہی چشمہ شیرین فتوت بازو
ہمت بازوی جبریل کے قوت بازو

ہین جو ہمین عالم امکان مین کمانین انکی
بڑھ گئین عرش کے چوٹی سے اوڑانین انکی ۱۴

دوش بازو کے سنے وصف کہ ابن نے جب
پھر لگے دھونڈنے آمرزش عقبے کی سبب

خاطرین کرنے لگے میرے بہ تعظیم و ادب
کیا لطافت سے نکالا میری بخشش کا یہ ڈھب

لکھ لیا عشق کا تازہ یہ فسانہ میرا
دھو دیا نامہ اعمال بُرا نا میرا
۱۱۵ھ

انشراح دل پژمردہ ہوا ہے منظور
صبح صادق کا ہوا صحن گلستان مین ظہور

آیئنہ نور کا ہے طوطی خاطر کے حضور
وقت فرحت ہی گل ولالہ ہین سب محو سرور

قدرت خاص یہان جلوہ نما ہوتی ہے
سینۂ صدر دو عالم کی ثنا ہوتی ہے
۱۱۶ھ

صدر پر نور مبارک کی سنو تشریحات
ہے یہ تابوت سکینہ سے بھی عالی درجات

آیئن ارباب تصانیف لکھین تفسیرات
اوسمین آثار رسل اسمین خدا کی برکات

خاص انوار خدا سے ہے یہ پر نور ہوا
علم سینہ سے سفینہ ہے یہ معمور ہوا
۱۱۷ھ

اسکو قدرت سے کیا مخزن وانواع علوم
نعمت شرح ملے اسکو ہے سب کو معلوم

وسعت علم تفاسیر مین سب ہین مرقوم
مشرق فیض ہے یہ مطلع انوار نجوم

عکس حق دیکھ تو آئینہ تابان ہے یہان
صفحہ درس ہے جبریل سبق خوان ہی یہان
۱۱۸ھ

علم و اعمال لدنی کا خزینہ سینہ
عقل اعداد صفت کا جو کرے تخمینہ

صدر ایوان رسالت کا یہ ہے آئینہ
عدد وصف نہ محدود ہون ہر آئینہ

خاص قدرت سے دیا منصب انصاف اسے
چشمہ مہر کے پانی سے کیا صاف اسے
۱۱۹ھ

علم مین لوح سموات ہی اسکے تمثیل
مصحف رشد وہدا جسکے مفسر جبریل

وسعت عرش خدا اسکے مثال تمثیل
پائین ارباب کمالات یہان سے تکمیل

مصدر مطلب جو معنے مجمل کا ہے
تکملہ مقصد ایمان مفصل کا ہے

اہل تفسیر نے ہین اسمین مقامات لکھے
محفل فضل و شرف کے ہین معین درجے
وسعت سینہ مین مفتوح کیے ہین طبقے
تاکہ جو پائے شرف اس سے ہدایت پائے

ایک سو سلطنت عام کے تہذیب ہے یہان
حاکم و آمر و سلطان کی تادیب ہے یہان

خان و خاقان و شہنشاہ و سلاطین زمین
سرفرازان جہان بیٹھے ہین سب سر افگن
قیصر رومی و فغفور ختن شاہ یمن
نظم و تنسیق مہمات کے سنتے ہین سخن

بادشاہت کے سب آداب انکو سیکھتے ہین
حسن نصفت کے لیے آپکے خو سیکھتے ہین

طبقہ ثانیہ سینہ مین ہین حکمت کے فنون
قاعدے اخذ کرے آکے جہان افلاطون
بصراحات مفیدہ بوضاحت مشحون
روح بقراط ظہیر و دل لقمان مفتون

بوعلی مدرسۂ علم مین ابجد خوان ہے
شیخ کہلاتا ہے پر طفل دبستان یہان ہے

خوشہ چین بزم مین ہے روح نصیر طوسے
محض بے فائدہ ہے نسخہ جالینوسی
رد و منسوخ ہے یہان حکمت بطلیموسے
میر محفل کے کرین سب حکما پابوسے

یہان جو آداب ہے احکام خداوندی ہین
حکما کے ہین جو اخلاق سمرقندی ہین

اہل یونان بھلا بزم مین آئین تو سہی
مصر والے لب شیرین کو ہلائین تو سہی
فلسفیات کے تنزیہ دکھائین تو سہی
ہند کے لوگ کچھ اشلوک سنائین تو سہی

کیون مقلد ہین یہ بعر مذہب شیطانی کے
قاعدہ سیکھین یہان حکمت ایمانی کے

ہیئتی اپنے سطرلاب اُٹھا کر لائین
متکلم کوئی توجیہ بنا کر لائین
اور ہندس بھی کوئی شکل کچا کر لائین
اہل تنجیم بھی تقویم لکھا کر لائین

سحث حکمت اینجاست بدعوے دگر ٭٭
اندرین محفل عالے ست تماشاے دگر

کل اطبائے جہان علم و عمل کے بانی
ہندے و فارسی و مصری ہمہ یونانی

دفع اشیاسے کرین جو علل جسمانے
دیکھ لین طرز علاج مرض روحانی

وہ تو قانون و اشارات شفا پڑھتی ہین
اس مطب مین وہ آیات شفا پڑھتی ہین

اہل حاجت کا ہے غوغا زسما تا بہ سمک
اہل افلاک بھی آتے ہین سر محفل تک

شور پہونچا ہے حذاقت کا بایوان فلک
شعر قدسی کا ہے یہ نعرۂ سنقار ملک

سیدی انت حبیبے و طبیب قلبی
آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

کاہن و ساحر و رمال پکڑتے ہین کان
کیونکہ موقوف فلک پر ہے صعود شیطان

خبر غیب کی مخبر ہون وہ اب کیا امکان
ہے اسی بزم مین اب کان یکون کا بیان

محفل سور و اخبار صحیحہ دیکھو ٭
شک نہین اسمین صحیحین و موطا دیکھو

ناحد علم علوم کلماے اعلام
طبقات فلکیات کا ہے بیان سے نظام

مبدع فیض حکم مہبط وحی و الہام
علم آدم الاسماء کے تفسیر تمام

طاقت فہم عقول عقلا طاق ہے یہان
مظہر علم حکیم علی الاطلاق ہے یہان

ناقص العقل ہین معقولی و استدلالی
نوع سافل سے ہی اسفال ہوئے ہین عالی

علم ادراک ہی تصدیق سے انکا خالی
محض موہوم مقدم ہے تو باطل تالی

مشتبہ وہم سے ہین قول و قضایا اونکے
سلب ہے موجبہ عقل مین آباد اونکے

بزم ثالث مین عدالت کے ہین جاری احکام — جنکے تقدیم مین کرتے ہین ملک استقدام
فیصلے ہوتے ہین نصفت سے بہ تنقیح تمام — اہل حجت کو نہ باقی ہے سخن اور نہ کلام

آپکے حکم سے ہو جاتے ہین راضی دو نو
صلح کر لیتے ہین باہم بہ تراضی دو نو ۱۳۲

فرط تعدیل سے ہے عدل مین ثابت تقدیر — نفی تقدیر عدالت جو کرے کوئی شریر
لائین اصحاب قضا بزم مین بہر تعذیر — پھر نہ انکار عدالت کی بن آوے تقریر

ظلمت سوے ادب قلب سے زائل ہووے
صحت مسئلہ عدل کا قائل ہووے ۱۳۳

پیشۂ عدل کے عادی تھے جو شاہان غیور — ساکن ملک حجاز و یمن و زابل و طور
طغلق و بلبن و خوارزمی و نسل تیمور — ہین یہ سب بندہ درگاہ و غلامان حضور

عدل سیکھا جو یہان خسرو دنیا ٹھہری
انتخار جسم و کے غیرت کسریٰ ٹھہری ۱۳۴

اثر عدل ہے اضداد جہان پر طاری — شمع پروانہ کے محفل مین کرے دلداری
گاؤ سالہ کی کرے شیر ژیان غمخواری — گرگ صحرا کی کرے بزغالہ کی غمگساری

روح پرور ہے ہوا پشہ مضطر کے لیے
پنجہ باز ہے آغوش کبوتر کے لیے ۱۳۵

کام گلشن مین کرے باد بہاری کا خزان — آب و آتش مین نہ محبت کی عہود و پیمان
باد طوفان سے تسکین دل ریگ روان — تاب خور گوہر شبنم کے لیے رشتۂ جان

سحر بابل دل مومن مین نہ تاثیر کرے
قلب مین زہر ہلاہل اثر شیر کرے ۱۳۶

چشم بد کا نہ ہو خوف مسلمان کے لیے — جور الماس ہے راحت دُر غلطان کے لیے
دھوپ ہی سایۂ رحمت گل خندان کے لیے — ہے یہ مضمون مناسب اسی ایوان کے لیے

پاؤں شیشہ کا اگر طاق سے پھسلے ناگاہ
۱۳۷ سنگ سے فرش کے آواز نکلے بسم اللہ

برق خاطف کو خس و کاہ کے ہے فکر نمو
تیغ تعویز حمائل ہے تزئین گلو
سوزن تیر جراحت پہ کرے کار رفو
خوف صیاد سے صحراؤں پہ بھاگے آہو

خار ہے برگ حنا آبلۂ پا کے لیے
۱۳۸ باد صرصر ہے صبا ہر گل رعنا کے لیے

وصف قاضی صفت حکم عدالت سن لی
آپ جب مسند افتا پہ کریں جلوہ گری
ہے اسی جا پہ مناسب صفت افتا بھی
خاص اعجاز ہے افتای رسول امی

اخذ ہو قول نبی سے علما کا فتوے
۱۳۹ جو کہیں آپ وہ بیشک ہے خدا کا فتوے

علما شرع کے بیان کرتے ہیں جزیہ کشی
فقہا ملک کے لکھتے ہیں اصول شرعی
شافعی حنبلی و مالکی و ہم حنفی
ماوراء النہری و بصری و بخاری بلخی

یہاں سے حل کرتے ہیں احکام نصوص قرآن
۱۴۰ کوئی لکھتا ہے طحاوی تو کوئی قاضی خان

اتباع نبوی کا جو کہوں شرح و بیان
مرتکب سوی عمل کا نہ ہو کوئی انسان
خلق سے زشتی افعال ہو بے نام و نشان
بلکہ اشرار ہی جان بھی لائیں ایمان

سنگروں پر اثر وعظ و نصیحت ہووے
۱۴۱ زندگی تابع فرمان شریعت ہووے

بیخ دیں کھودنے لگی دہر کیشانوں کی
باتیں سننے لگے کفار مسلمانوں کی
شیطنت جاتی رہی خوف سے میخانوں کی
مسجدیں بننے لگیں ٹوٹ کے بتخانوں کی

رسم اسلام کی سب پیر و جوان سیکھتے ہیں
برہمن چھوڑ کے ناقوس اذان سیکھتے ہیں

منصب مجتبی کی یہ بڑھی ہے عظمت — مے کے ارباب خرابات نے چھوڑی عادت
نرد بازان جہان ہوتی ہیں دم میں لتپیت — مطربوں میں نہ رہی چنگ نوازی کی ادکت

سرقت ذرا رہزنے اہل خطا بھول گئے
خوف جنت سے دغا اہل دغا بھول گئے

۱۴۳

نے بجز نام خدا نغمہ سرائے نکرے — ساز و مضراب طرب زمزمہ سائی نکرے
جام مے تا لب مے نوش رسائی نکرے — حسن بے شرم و حیا چہرہ کشائی نکرے

یاوہ گویوں میں تو افسانہ طرازی نہ رہی
شعبدہ بازوں میں اب شعبدہ بازی نہ رہی

۱۴۴

عدل و احسان کی چلی گلشن ہستی میں ہوا — شاخ سے شوخ و ستمگار عنب سلسلہ پا
گرمی آتش گل کو کرے شبنم ٹھنڈا — برگ ہی حسن عروسان چمن کا پردا

خواب شب گل کے جو گستیخ بھلا دیتی ہے
خود نسیم سحری آکے جگا دیتی ہے

۱۴۵

دست گلچین نے غرور گل رعنا توڑا — شاخ سرکش کے لیے باد خزاں ہے کوڑا
داغ دیں لالہ کو گر مرغ زنگار سے جوڑا — تاب خور نے گل خورشید کے منھ کو توڑا

اب حسینان چمن خندہ بیجا تو کریں
گل و بلبل شب صحبت کی تمنا تو کریں

۱۴۶

محفل رابع سینہ میں ہے جرات کا بیان — اسد چرخ و دل نگا و زمیں ہے لرزان
نام بے زور و شجاعت کا کسی تا بہ و توان — سر جھکا دیتے ہیں بیان آکے شجاعان زمان

شیر صحرائے نیستان شجاعت ہیں یہ
نیزہ باز صف میدان سیاست ہیں یہ

۱۴۷

گو کہ مشہور تھے پہلے سے شجاعان عرب — تھی وہ ممتاز خلائق میں شجاعت کی سبب
پہ یہ انداز نہ تھا اور نہ تھا ایسا ڈھب — آپ نے زور خدا داد کا پایا منصب

جرأت مصطفوی شہرۂ آفاق ہوئے
رزم مین طاقت شیران وغا طاق ہوئے ۱۴۸

چرخ پیران کے شجاعت کا ہو استاد علم — ہیبت غیظ سے مریخ کا ہے ناک مین دم
ضرب تکبیر سے ہوئی کمر جوزا خم — کر دین انگشت شہادت سے سر ماہ قلم
گر پڑے خوف سے گردون کے جو گرانا چاہین
عرش سے آئین ملائک جو گرانا چاہین ۱۴۹

وہم جرأت سے فقط اہل عجم مین مغرور — محض بے اصل حکایات ہین انکے مذکور
قارن بیژن وکشواد و نریمان و طور — رستم و زال و فرامرز عبث ہین مشہور
سام و سہراب کا ہرگز نہ کہین نام ہے اب
سطوت مصطفوی قوت اسلام ہے اب ۱۵۰

بزم خاص مین ہے یہان جود و عطا کا چرچا — اس سخاوت کا ہے ایثار سے بڑھکر درجا
دیدیا راہ مین خالق کے جو کچھ پاس آیا — اہل حاجات کی کر دیتے ہین حاجت کو روا
اغنیا در پہ گدائی کے لیے آتے ہین
اسخیا کاسہ دریوزہ گری لاتے ہین ۱۵۱

ہمت سرور عالم کا بیان کیا کیجے — جود و بخشش ہو عیان اسکو عیان کیا کیجے
شرح توصیف مین قاصر ہے زبان کیا کیجے — عاجزی خوب ہے تقریر بیان کیا کیجے
برگ گل کے جو طلب ہو تو گلستان مل جائے
خواہش قطرہ جو ہو چشمہ حیوان مل جائے ۱۵۲

عادت خاص تھے الحاح مرام عالم — شب کو رکھتے نہ تھے گھر مین کبھی دینار و درم
لطف و اکرام کے عادی تھے رسول اکرم — انکے ہمت کی قسم انکے سخاوت کی قسم
مظہر لطف و مدارات تھے مہمانون کے
سیر سامان تھے بے سر و سامانون کے

حاجت ذات معلے سے اگر کم ہو طعام
میہمان آئے تو تعظیم کرین اور اکرام
حالت گرسنگی مین بھی ہون اطفال کرام
فقرا کے کرین تعظیم باعزاز تمام
شوق سے سفرہ دعوت پہ لگائین کھانا
بند ۱۵۴ آپ بھوکے رہین بھوکھون کو کھلائین کھانا

انکو گنجینہ دارین پہ ہے دست رسی
انسے ملتی ہے وہ نعمت کہ جسے چاہے جی
رو نہین کرتے سوال فقرا کو کبھی
سیکڑون شاہونکو ہے دولت سرمد بخشی
محسن عام شہنشاہ و گدا کے ہین یہ
بند ۱۵۵ یہ سخی کیون نہون محبوب خدا کے ہین یہ

یہان جو مانگے کوئی ملتا ہے اُسے بے تاخیر
دست سائل کو ملے ہے ید بیضاے منیر
طالب اس بزم کا خود خاک کو کردے اکسیر
شائقان زر و زیور کو یہ دین تاج و سریر
ذرۂ خاک یہان مہر درخشان ہوجائے
بند ۱۵۶ مور گر بزم مین آئے تو سلیمان ہوجائے

ہمت و جود مین بخشش مین نہین انکا عدیل
جبکہ یہ کوثر و تسنیم پہ رکھین گے سبیل
مجملاً ہے یہ بیان حشر مین ہو گی تفصیل
تشنگان طپش و تاب کے ہونگے یہ کفیل
ساغر شربت شیرین غربا کو دینگے
بند ۱۵۷ باغ فردوس ارم مجھسے گدا کو دینگے

ہون گے حیران جو معیبت زدگان عرصات
نہ ملیگی کہین جز اس در دولت کی نجات
آپکو گھیرینگے سب فرقۂ اخیار و عصات
جود و اکرام و عطا دیکھین گے اہل حاجات
خاص اور عام کے انجام مطالب ہونگے
بند ۱۵۸ انبیا لطف و عنایات کے طالب ہونگے

خستہ حالات قیامت کو کرینگے تسکین
دینگے محتاجون کو یہ میوہ فردوس برین
تلخ کامون کو عطا ہو گی شراب شیرین
پائین کے تخت زر و سیم وہان خاک نشین

نعمتین خلد کی ہر ایک کو بس بھر دینگے
گل امید سے دامان ہوس بھر دینگے ۱۵۹

خلعت قاقم و سنجاب و حریر و دیبا
مسند و بالش کمخواب نفیس و اعلے

لعل و یاقوت بہشتی کے سریر زیبا
قصر نوکار ہو ادار بصد لطف و حیا

خاکساران جہان پا ئینگے سارے اسباب
آپ کے صدقے سے ہونگے یہ ہمارے اسباب ۱۶۰

سینہ ریشان محبت کو ہو الہام نوید
غوث و اوتاد و امامین کے ہے جائے امید

محفل سادس سینہ مین ہی عیش جاوید
فرخودہ اقطاب و عمائد کو کہ چمکا خورشید

شعلہ طورے تقاداد ے ایمن روشن
ہے یہ نور صمدیت سے نشیمن روشن ۱۶۱

انجمن کیا کہ اسے روضۂ رضوان کہیے
مقطع حرص و ہوس مطلع ایمان کہیے

مورد روح و ملک منصب خاصان کہیے
مرجع اہل صفا مسلک عرفان کہیے

ذکر توحید ہے یہان نور فزائے محفل
پاس انفاس عزیزان ہے ہوائے محفل ۱۶۲

میر محفل ہے یہان اہل طریقت کا کفیل
نخل امید ہے یہان روکش نخل جبرئیل

فرش محفل کو کہون صفحۂ گلزار خلیل
وقف ہے بادۂ عرفان و حقیقت کی سبیل

کیا قناعت سے یہان جسکو مزا ملتا ہے
معرفت کا یہ محل ہے کہ خدا ملتا ہے ۱۶۳

یہ وہ خلوت ہے جہان اہل بصیرت کے قلوب
جنکو جز وصل کے مطلوب نہین کچھ مطلوب

دیکھتے ہین نظر شوق سے نور محبوب
ذکر ماکول ہے تو شربت طاعت مشروب

ذات واحد کے حکایات کیا کرتے ہین
نفی اغیار سے اثبات کیا کرتے ہین

کیا چمن ہے کہ چمن پرور یکتا کی قسم
خود بہار قدم و رنگ حدوث عالم
رنگ و بو سبزہ و گل ایک ہین آپس مین بہم
خود یم قطرۂ و خود آب یم و خود شبنم

خود گل و لالہ ہے خود عشق سر بلبل ہے
۱۶۵ گل ہی خود نکہت گل نکہت گل خود گل ہے

افضل الذکر سے بہتر تا نہین اس بزم مین جی
یہ وہ محفل ہے کہ جائز ہے جہان بادہ کشی
خود بخود ہوتی ہے یہان بے خم و ساغر مستی
خواہش دل متقاضی ہے کہ کچھ اور سہی

خم کے خم پیے پر تشنہ لبی باقی ہے
۱۶۶ کون ساغر ہے یہان کون یہان ساقی ہے

محفل سابعہ سینہ کی جو لکھون تفسیر
کھنچے ہر صورت عالم ہو مثال تصویر
حسن قرات کی مضامین کی یعنے تقریر
خوبی لحن سے ہو ملک سلیمان تسخیر

آئین جبریل امین عرش سے آمین کے لیے
۱۶۷ روح داؤد بھی موجود ہو تحسین کے لیے

علما قرات سبعہ کے جو لکھتے ہین اصول
یہان کا انداز تلاوت ہے خدا کا مقبول
کرتے ہین امر لطائف کو یہان سے منقول
طرز قرات سے عیان ہوتی ہے یہان شان نزول

آیہ سورہ اخلاص پہ منزل ہے یہان
۱۶۸ سکتۂ لفظ سکون دل بیدل ہے یہان

سنتے ہین منزل حیوان جبل قاف مین ہے
لذت نعمت محمود دل صاف مین ہے
پر یہان لطف لقا وقفۂ اوقات مین ہے
قصر گلشن مین ہی گل مشک ختن ناف مین ہے

وحدت خاص یہان موقع ادغام مین ہے
۱۶۹ بوے عنبر ہے کہ پھیلی ہوئی اشمام مین ہے

فتحہ حرف یہان فتح و ظفر کا ہے نشان
ضمۂ حرف سر در دل عظمت طلبان
حرف مکسور ہی ہے مطلع مہر ایمان
کشش موقع مد رشتۂ روح انسان

دیکھ

بند ۱۷۰ وصل مین رمز یہ ہے وصل سے مسرور ہین یہ
فصل سے ہے یہ اشارہ کہ بہت دور ہین یہ

سنگ خارا کا جگر سنگے ہو جس سے پانی
خاک اموات کو ہو لطف حیات ثانی
جسم آہن مین ہو پیدا صفت سیلانی
شجرۂ خشک مین ظاہر ہو نمیٔ روحانی

بند ۱۷۱ کوہ کانپے جو بہ ترتیل پڑھین یہ قرآن
عرش سے آئے ندا باز نخوان باز نخوان

بزم تا اس مین نبوت کی ہین انداز عیان
سفرۂ دعوت اسلام ہے طیار یہان
مسند آرای رسالت ہین شہ کون و مکان
دشمن و دوست ہین اس خوان کرم پر یکسان

بند ۱۷۲ تشنۂ ذوق جو محفل سے شرفیاب ہوا
شربت ساغر اسلام سے سیراب ہوا

بزم کو موقع ترویح و تحیات کہون
منزل خاص رسولان بسموات کہون
صحبت بزم کو بے سیر فتوحات کہون
مہبط روح و ملک مورد آیات کہون

بند ۱۷۳ نیر نور نبوت متجلی ہے یہان
جلوہ رحمت عالم کی تجلی ہے یہان

یہ وہ محفل ہے کہ رتبہ مین فلک سے ہے سوا
یہ وہ مطلب ہے ہوئی جسکے مبشر عیسیٰؑ
یہ وہ منزل ہے جہان آتے ہین پیغام خدا
یہ وہ مقصد ہے کہ ہے باعث نظم دنیا

بند ۱۷۴ قدسیان را حرم کعبۂ حاجات اینجا
انبیا راست ز تسلیم مناجات اینجا

ذہن کا کرسی افلاک پہ ہے اب پرواز
صف ارواح ملائک مین پڑھون جا کی نماز
جسکو بھاتا ہے مرے بزم نعم کا انداز
وعظ و ارشاد و امامت کا بیان ہے اعجاز

مژدہ کچھ مسجد اقصیٰ مین صبا لائی ہے
انبیا جمع ہین آمد کی خبر آئی ہے

مجکو شایان ہے اگر عرش پہ پہونچاؤں فراج — دعوی رفعت رتبہ مجھے زیبا ہے آج
کیونکہ لکھتا ہوں میں تفسیر حدیث معراج — ذکر اُس بزم کا ہے جسمیں امامت کا تاج

۱۷۶ فرق پر نور رسول دو سرا پر ہوگا ❊
مرحبا سید نا سبکے زبان پر ہوگا ❊

خالق پاک سے آنا وہ طلب کا پیغام — وہ ہجوم ملکوت اور وہ غوغاے سلام
دست جبرئیل میں رہوار فرصع کی لگام — وہ جلوریزی ارباب تماشاے خرام

۱۷۷ شوق سے چشم فلک فرش ہوی جاتی ہے
عمر و دولت کو بڑھاؤ یہ ندا آتی ہے

بزم ارشاد کی کرتی ہیں ملائک تزئین — مہتمم زینت محفل کے ہیں جبرئیل امین
یہ شب بزم شب قدر سے روشن ہی کہیں — مسجد و منبر و محراب بہت خوش آئین

۱۷۸ اقتدا شان امامت کا دل و جان سے کروں
پیشوائی کا بیان آیہ قرآن سے کروں

انبیا جیسے کریں تیری امامت تسلیم — نوحؑ و یعقوبؑ و سلیمانؑ و مسیحا و کلیم
صالحؑ و الیسعؑ و بو البشر و ابراہیمؑ — شیثؑ و ادریسؑ و ذو الکفل رسولان کریم

۱۷۹ برگزیدہ ہیں یہ مقبول خدا سارے ہیں
عرش تنویر میں تم ماہ ہو یہ تارے ہیں

خبر سیر سے کفار عرب تھے حیران — آپ سے پوچھتے تھے مسجد اقصے کا نشان
تھا وہاں پیش نظر آپ کے انداز مکان — ہیں جو اوس محفل پر نور کا لکھتا ہوں بیان

۱۸۰ پوچھ لیں مجھسے اب اُس بزم کا سارا نقشہ
صفحۂ دل پہ تصور میں اوتارا نقشہ ❊

وہ شب نور وہ رحمت وہ نزول برکات — وہ تجلے کی ترقی وہ ظہور لمعات
وہ تجمل وہ کمالات وہ تحسین صفات — وہ تراویح ملائک وہ صداے صلوات

۱۸۱ دیدۂ منتظران طالب دیدار کہ بود
خواہش خاطر عشاق طلبگار کہ بود

ہوگیا خاطر حضار کو رویت سے سرور
پھر وہ محفل ہوئی برخاست کہ تھا جا نادور
چھاگیا عالم ہستی پہ ہدایت کا نور
پڑھتے سب آپکے مشتاق یہ شعر مشہور

۱۸۲ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

نزہت بزم وہم سے ہے طبیعت شادان
وہ رسول عربی سرور جن والانسان
جسمین تحریر کرون حلم و تواضع کا بیان
فخر عالم سبب کون حبیب الرحمان

۱۸۳ جملہ اوصاف سے موصوف ہوئی ذات رسول
جملہ اطراف مین ظاہر تھی مدارات رسول

برتر از عالم و آدم تھے خدا کے محبوب
اپنی تعریف نہ تھی آپ کو لیکن مرغوب
آپ پر ختم ہوئی شفقت و تالیف قلوب
یہی فرماتے تھے بیجا نہین تعریف ہے خوب

۱۸۴ منصب حلم و تواضع کا وہ انجام ہوا
خیر کل خیر بشر خیر در انام ہوا

محفل یازدہم مین ہے بیان اخلاق
شاہد خلق محمد ہے کلام خلاق
کس مین طاقت جو بیان کر سکے شان اشفاق
خلق مین خلق حسن عام تھا آفاق آفاق

۱۸۵ لطف و رحمت سے عنایات سے پیش آتے تھے
بات شفقت ہی کی ہوتی تھی جو فرماتے تھے

جو کوئی آپ سے کرتا تھا کلام دنیا
لیک دنیا کی وہ باتین جو نبا دین عقبے
آپ بھی ویسا ہی فرماتے تھے اُس سے بجدا
ذکر عقبے کوئی کرتا تو پھر اوس سے ویسا

عقد سے ہر ایک کے ہر طرح سے وا کرتے تھے
منصب الفت و تالیف ادا کرتے تھے

کثرت خلق سے ہر وقت جو ہوتا تھا ہجوم
منع کرتے نہ تھے اخلاق سے وہ بحر علوم
گویا کہ تکلیف اوٹھاتے تھے رسول قیوم
پہ رہا صحبت اصحاب میں شفقت کا لزوم

وقت رخصت کوئی اوٹھتا تھا تو بیجان اوٹھتا
جو کوئی بزم سے اٹھتا تو پریشان اوٹھتا

۱۸۷

بارہوین بزم تو اسدرجہ ہی دلکش کہ مدام
جذبۂ شوق سے لیتا ہون جگر ہاتھ سے تھام
رحمت خاص سے اللہ کے پایا یہ مقام
عرش ہے فرش یہان روح وملک ہین خدام

طرفہ آرائش محفل ہے عجب خوبی ہے
جاے مرغوب ہے یہ منزل محبوبی ہے

۱۸۸

وہ شب وصل بلا فصل وہ خلوت کی جا
نام کو طالب ومطلوب ہین وہ اک پردہ
قاب وقوسین کے مسند پہ جلوس والا
وہ تمناے ملاقات وہ ارشاد خدا

اس سے ثابت ہے یہ دعوی کہ یہ محبوب ہوے
اور طالب ہوے ہونے کے یہ مطلوب ہوے

۱۸۹

بزم گل ہے تیری محفل تو ملائک بلبل
حورین جاروب کش فرش ہین گھونگھرو کاکل
صرف گلچینی انوار مین دامان رسل
مظہر خاص ہین سب ذات تیری مظہر کل

ہاتھ سے ضبط وتحمل کی عنان چھوٹتی ہے
چشم ارباب بصیرت یہ مزا لوٹتی ہے

۱۹۰

تجکو خالق نے وئی لطف سے کیا کیا انعام
خلق وعلم وتقا صبر وحیا زہد وکلام
صدق وتسلیم ورضا شکر غنا دعوت عام
ہے تیری ذات مگر مجمع اوصاف تمام

حسن یوسف ید بیضا دم عیسے داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

۱۹۱

وادی طور اسے بزم کو کہتے ہین کلیم
زعم ادریس مین یہ بزم ہے فردوس نعیم
صحن گلزار بناتے ہین اسے ابراہیم
علم والقان سلیمان مین صف ادر شلیم

۱۹۱ه
کشتی نوحؑ بجودی نجات ست اینجا
خضرؑ را ذائقہ آب حیات است اینجا

فہم الیاسؑ مین ہے ساحل انہار جہان
ظلمت بحر ہے یونسؑ کے لیے جائے امان
یوسفؑ مصر کو ہے لطف فضائے کنعان
ذکریاؑ کے لیے خلوت و طاعت کا مکان

۱۹۲ه
قدسیان بحر سعادت بہ تمنائے دگر
ہر یکے ہست درین باغ بسودائے دگر

طلب نور سے ہون دیدہ آدمؑ روشن
جسم ایوبؑ کو ہو صحت کامل ہمہ تن
فیض کا اخذ کرے کلبہ نشین مدین
لحن داؤدؑ ہو توصیف سے رشک ارغن

۱۹۴ه
روح عیسٰیؑ کے لیے بزم مسیحائی ہے
آئین یعقوبؑ یہان سرمۂ بینائی ہے

وہ وجاہت کہ خدا آپ کرے جسکی ثنا
لطف انداز کا ہے ارض و سما مین چرچا
خوبی صورت و سیرت کے ملائک شیدا
جذبۂ نور دل ایسا کہ کھنچے دل سب کا

۱۹۵ه
شور ہے حسن کا کیا بزم مین رنگینی ہے
یہان ملاحت مین عجب طرح کی نمکینی ہے

حسن محفل کے مناقب ہین مگر نا محدود
ہدیہ بزم کرون دیسے سلام اور درود
خوبی بزم ہے تفسیر مقام محمود
تیرے باعث سے ہوا عالم ہستی کا وجود

۱۹۶ه
شاہد بزم شہادت توئی مشہود توئی
مقصد خاص توئی مطلب مقصود توئی

خادم اس بزم کے رہتے ہین ترے محو جمال
شوق نظارہ اندازادا مین پامال
شعلۂ عشق سے روشن کیے فانوس خیال
غوث و اوتاد و عمائد صلحاء و ابدال

طالبان در طلب و شوق چہا می سازند
جان و دل بر سر راہ تو فدا می سازند

گرچہ مشتاق لقا ہین تیرے سب لیل و نہار
جن و انسان ملک و روح و دوش و اشجار
عرش و فرش انجم و اجسام و جبال اور انہار
نگہ لطف بفرمان بہن زار و نزار +

اشتیاقے کہ بدیدار تو دارو دل من
دل من داند و من دانم و داند دل من ۱۹۸

خوبی بزم بیان کب ہو بوجہ احسن
اب مناسب ہے بدلنا تجھے انداز سخن
محفل راز خدا ساز ہے خاموشی حسن
مرتکز قلب مین ہے نسبت اعضای بدن

جلسۂ بحث سحر مد مقابل کر لے
دولت بیعت بے واسطہ حاصل کر لے ۱۹۹

ہاتھ سے چھوڑ نہ اب سلسلۂ طرز کلام
پنجۂ دست نبی دست تصوّر مین تھام
سامنے آنکھ کے ہے بیعت رضوانکا مقام
ہاتھ لے نعت کا بے بازوے ہمت سے کام

چشمۂ آب بقا سے وہ گہر ہاتھ مین لا
خضرؑ و الیاسؑ پکارین کہ ادھر ہاتھ ملا ۲۰۰

دیکھکر پنجۂ مرجان کا جگر ہووے خون
خوف تصنیف سے ہو حال قمر زشت و زبون
ہاتھ وہ پنجۂ خورشید ہو جسپر مفتون
حسن انگشت ہے رشک دل موج جیحون

جیب و دامن مین کف دست چھپائین موسیٰ
گوہر نور بکف نذر مین لائین موسیٰ ۲۰۱

خامۂ وصف نے انگشت شہادت کو اٹھا
مرتبہ قدرت تحریر کا اوسنے پایا
اشہد انّ محمدؐ کی سنائی جو صدا
مدد فیض انامل سے یہ مطلع لکھا

دست قدرت کی نیابت کا ہے رتبہ انکو
رفع حاجات مین بخشا ید طولیٰ انکو ۲۰۲

انکے ناخن کو ملی عقدہ کشائی مہام
خنصر و بنصر و سبابہ و وسطے ابہام
ماہ نو مہر ہے بے نور ہے یہ ماہ تمام
انگلیان نام کو ہین لکھنا ہے اللہ کا نام

برگزیدہ جلوہ گہ ذات خدا سے می بینم
آئینہ حسن ز آیات خدا سے می بینم

۵۲۰۳

دست عالی ہے مریضون کے لیے دست شفا
زور دستان زیارت کے لیے دست رسا

طالب دولت دارین کو ہے دست عطا
اہل حاجات کی حاجت کے لیے دست دعا

دست غیب از کرمت دست بدست است مرا
دست گیری مددے ساز بدہ دست مرا

۵۲۰۴

پشت دست ایسے کہ جس سے خجل نور قمر
خوبی برگ گل باغ ارم دست نگر

وہ کف دست کہ شرمندہ ہو جہرا نور
تشنہ آب بقا چشم حباب کوثر

ید بیضا کرے نور نظر اپنا صدقے
طائر چرخ کرے مشت پر اپنا صدقے

۵۲۰۵

کوئی بتلائے تو تحریر کف دست رسولؐ
اسکی تشریح نہین لکھتے ہین ارباب اصول

دے کوئی ہمکو نشان اسکا بطرز معقول
حلیۂ دست مطلع ہین نہین یہ منقول

نہین ممکن کہ کف دست مین تحریر نہو
پردہ تحریر ہے جسکی کوئی تقریر نہو

۵۲۰۶

کون سمجھے جو نوشتہ ہے خدا نے لکھا
ہاتھ لگتا نہین ہرگز کوئی مضمون اسکا

لکھنے والا وہ ہے سمجھے کہ لکھانے والا
عقل حیران ہے کہ ہاتھون نشانات ہین کیا

ہان مگر ہمکو فقط ایک پتہ ملتا ہے
دست گیری جو کرین یہ تو خدا ملتا ہے

۵۲۰۷

زیر سینہ ہے زیارت کہ اہل تحقیق
وقت تحریر صفت خضرؑ ہدایت ہو رفیق

اسکے اوصاف ومناقب کے خدا دے توفیق
منظر خاص کی تصویر کھینچے بے تعویق

خط خامہ کشش سرمۂ بینائی ہو
ہو وہ تصویر کہ تحریر مین رعنائی ہو

خوش خاطر ہے نہیں بات یہ احباب قلوب
ایک تحریر ہے بالوں کی بہت خوش اسلوب
سینۂ صاف سے تا ناف رسول محبوب
مو بمو ہے روش نور حسن مرغوب

گل تو دیکھے مگر اس لطف کو بلبل دیکھے
روش گلشن تنویر پہ سنبل دیکھے
۲۰۹

دیدۂ غور سے کی اہل بصیرت نے نگاہ
آپ کے سینہ میں ہے نقطۂ علم اللہ
اس نشان شکم پاک سے پائی یہ راہ
ہے لکھی نقطۂ مستور سے یہ خط سیاہ

علم حق نکتہ کو یا علم رسالت کہیے
خط کو اوس علم پر انگشت شہادت کہیے
۲۱۰

ناف ہے نیر پر نور کہ چشم انصاف
اختر سعد سے ایک ضوء منور ہے مصاف
اور وہ تحریر جو ہے ناف سے تا سینۂ صاف
یا وہ خط خط شعاعی ہے تو خورشید ہے ناف

حوصلہ ہو نہ خط فجر کو پنداری کا +
سلک گوہر کرے دعوی نہ جگرداری کا +
۲۱۱

کہکشان دیدۂ انصاف سے دیکھے یہ بہار
موج تسنیم کرے سبزۂ ساحل کو نثار
چرخ قربان کرے انجم روشن کی قطار
صدقے اس خط کے خط سرمۂ چشم بیمار

خط جو تفسیر ہے تو آیہ مجمل ہے ناف
ہے یہ تشریح غلط عقدۂ لاحل ہے ناف
۲۱۲

لوح محفوظ ہے یہ عرش منور پہ عیاں
ناف گل ہے خط مو شاخ گل باغ جناں
مو بمو مشک سے تحریر ہے سینے کا بیان
غنچۂ ناف کی کل بو ہے سوی عرش رواں

ہمکو تشبیہ خط مو کی یہ خوش آتی ہے
بوے ناف عالم بالا کو چلی جاتی ہے
۲۱۳

صاحب سدرہ نے جب یہ عرض عدیل جا کر
ہمکو درکار ہیں صدقے کے لیے دو گوہر
وہ گہر لائیں کہ دونوں میں صراحی ہو مگر
زانوے انور محبوب خدا کے اوپر

قدسیاں مسند تنویر پہ اکسو بیٹھیں
۲۱۴ حوریاں بزم مودب میں دو زانو بیٹھیں

روش خلد پہ قائم ہو صنوبر کی قطار
نہ رہیں سلسلۂ قید میں پائے اشجار
جائے آداب پہ ٹھہرے قدم سیل و نہار
چاہ نشینان چمن آج ہوں گرم رفتار
ذکر زانو ہے براق فلکی نازاں ہو
۲۱۵ توسن چرخ کو مژدہ دو کہ زیراں ہو

شمع کافور کو دو بزم تجلی سے نکال
جتنے فانوس ہوں بیکار ہیں دو اولٹے ڈال
رکب و ساق کا کافی ہے یہاں نور و جمال
بیت معمور کے میزان پہ نہ داویں یہ بلال
قاعدہ اہل قیام آج یہ تسلیم کریں
۲۱۶ جو کہ ہیں قاعدہ ہیں بوسۂ تعظیم کریں

شجر طوبیٰ ہو بزم میں سرگرم خرام
ساق و پا رکبۂ زانو کا یہاں فیض ہے عام
مخلصی اسکو نہ تھی قید تمکن سے مدام
قید کے حال میں ہوتے رہے موسیٰ بھی کلام
حسرت پائے محمد سے رہائی پائی
۲۱۷ تا بہ زانوے جب آج رسائی پائی

عقل بالنگ ہے تشبیہ تو ملتی ہے نہیں
نور مستور کی تصویر ہی کھنچتی ہی نہیں
رنگ تقریر بھر دوں اسمیں نہیں رخصت ہیں
ذکر ملبوس معلے سے کروں کچھ تسکین
نیمۂ ساق سے مہتاب کا دل پارہ ہے
۲۱۸ چادر چرخ نے تہ بند سے جی ہارا ہے

اوج عزت پہ سر خامۂ مداح ہوا
آج مقبول ہوا سجدۂ تسلیم اوسکا
رفتہ رفتہ قدم سرست کہاں تک پہونچا
دیدۂ یا نقش کف پائے نبی پر بوسا
بعد مدت کے یہ امید بر آئی اوسکی
ہو گئی تا بقدم آج رسائی اوسکی

کلک رحمت سے ہے تیرا خامہ اعجاز رقم — کیونکہ سر اوسکا ہے اور پائے رسول اکرم
آج زیبا ہے کہ ہین لوح و قلم اوسکے قدم — فیض لے آکے یہان سلک گہر ہائے ارم

عرش ایوان نے علم سبز اوٹھائے ہین آج
سر جھکائے ہوئے پابوسی کو آئے ہین آج ۲۲۰

کب بیان ہوسکے وصف قدم پاک نبیؐ — پشت پا ایسی کہ آنکھوں سے جنھون نے دیکھی
پشت پا دولت دنیا سے وہ نے پر ماری — اور کف پا یہ موٹے اکی ہتیلی جیسی

ایڑیان چلنے مین دو لعل و گہر کی پتلیے
مردم دیدہ خورشید و قمر کی پتلیے ۲۲۱

صاف و ہموار کف پائے مبارک تھی جو — اسمین کچھ صانع تقدیر کی حکمت ہوگی
غور کامل سے پر آتا ہے تصور مین یہی — خاک زیر کف پا کو تھی یہ نعمت بخشی

کوئی ذرہ نہو جسپر قدم پاک نہو
خاک کل نور ہو جسپر زیر قدم خاک نہو ۲۲۲

لوٹی ہے جی تری قسمت پہ زمین یثرب — پائی تو نے قدم صدر نشین یثرب
آکے قدسی ہوئے آداب گزین یثرب — رفعت عرش ہوئی حصن حصین یثرب

کسکے مقدم سے زمین غیرت افلاک ہوئی
خاک کس فیض سے رشک دل تریاک ہوئی ۲۲۳

ہے کہان خاک مدینہ سے سوا خاک شفا — وہ بھی اک خاک تھی پر اوسپہ ہوا فضل خدا
قدم خاص سے محبوب کو منتا نہ کیا — اب وہ اکسیر ہے ہر درد و مصیبت کی دوا

خاک وہ کحل جواہر سے گرانمایہ ہے
ذرۂ خاک قدم مہر کا ہمپایہ ہے ۲۲۴

بوالہوس آکے کرین نسخۂ اکسیر طلب — کیمیا نے کا ہم اونکو بتاتے ہین ڈھب
خاک سے لین زر و دولت کی بہ انداز ادب — سیم و زر اس سے بنے یہ تو ہوا دنی مطلب

ہم

سنگ خارا کو دکھائیں تو جگر پانی ہو
دلمیں رکھیں تو ابھی قوت روحانی ہو ۲۲۵

قوت و زور سے چلتے تھے جو شاہ ابرار
عظمت و شان شجاعت کے یہ تھے سب آثار
جم کے پڑتا تھا قدم آپ کا وقت رفتار
تھے عیاں چال سے ثابت قدمی کے اطوار

تھی غرض سکہ پا روئے زمین پر ہووے
کفش پا تاج ہو اور ساری زمین سر ہووے ۲۲۶

عظمت پا سے نہ کیونکر جگر سنگ ہو موم
کیون نہ پابوس کو ہو جن و ملائک کا ہجوم
انکے ثابت قدمی کیون نہ ملے کشور روم
کیون نہو نقش قدم منظر اصحاب علوم

بزمینیکہ ز پائے تو نشان خواہد بود
سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود ۲۲۷

انکے قدمون سے ہوا عرش برین دولت یاب
انکی پابوس کو آئے شجر و سنگ و دواب
انکے رہوار کی جبرئیل نے تھامی تھی رکاب
چشمۂ خشک ہوئے فیض قدم سے سیراب

مظہر خیر ہوا خلق مین مقدم اونکا
ہے وہی نور قدم نور مقدم اونکا ۲۲۸

پا پیادہ تھے کلیم آئے تھے جب سر طور
خاص دربار مین پہونچے قدم پاک حضور
ترک نعلین کا ہی حکم ہوا اونکو ضرور
خیر مقدم کا ہوا شور بانواع سرور

کرسی و عرش نے تعظیم ادا کی اونکی
پایۂ تخت مین ڈالی گئی کرسی اونکی ۲۲۹

توسن خامہ نہ اب تیز قدم ہو ایسا
جس کف پا کو جبرئیل نے منہ کو رکھا
تو کہاں اور کہاں پائے مبارک کی ثنا
تو کرے اسکی ثنا تیری لیاقت ہے کیا

قدم سر سے جو اندیشہ فلک تک جائے
انتہائے شرف پا نہ کبھی لکھ پائے

ماہ نے آج کیا پارۂ دل اپنا جدا
تا کف پائے محمدؐ پہ کیا اوسکو فدا
ماہ نو ہے یہ کہ اوس کے جگر کا ٹکڑا
خوش ہوا تب کہ سعادت کا ستارہ چمکا
فیض تشبیہ سے پھر اوسنے یہ دولت پائی
دمبدم نور بڑھا اوج پہ رفعت پائی
۲۳۰ھ

ماہ بے نور ہوتا نہ اگر ناخن پاؐ
حسن پروین و ثریا کا نہوتا چرچا
ماہ کیا دیدۂ خورشید بھی پاتے نہ ضیا
راست آتا نہ خم قوس قزح کا نقشا
بہ طفیل آپکے یہ خلق ہوئے سب بارے
عرش و کرسی، مہ و خورشید و فلک اور تارے
۲۳۱ھ

انکساری سے مین اب کرتا ہون بس ختم کلام
شکر خالق سے سراپا ہوا حضرت کا تمام
روح پُر نور محمدؐ پہ تحیات و سلام
مجکو اس نعت کی جلدو مین ملیگا انعام
یہ محبت کا وثیقہ میرے کام آوے گا
جب خدا روز جزا سامنے بلوائے گا
۲۳۲ھ

مجھسے پوچھیگا کہ بتلا تو ذرا اپنا حساب
لاکھ باتون کا مرا ہوگا یہی ایک جواب
تو نے دنیا مین کیا کار خطا یا کہ صواب
مین خرابات نشین کیسا حساب اور کتاب
غافل اسلام سے برہم زدہ ایمان تھا مین
تیرے محبوب کا البتہ ثنا خوان تھا مین
۲۳۳ھ

پہلے توحید خداوند کا ہوگا جو سوال
مینے سمجھا تھا تجھے واحد بے مثل و مثال
تب محمدؐ کے اشارے سے کرونگا اقبال
پھر محمدؐ کو ترا دوست ہی سمجھا فی الحال
ساتھ توحید کے نام اونکا جو پایا مین نے
پھر محمدؐ کو ہی سے بس جی کو لگایا مین نے
۲۳۴ھ

پھر ندا آئیگی بتلا تو پڑھی تو نے نماز
جب وہان ہوگی صرف صوم کی تقریر آغاز
مین کہونگا مرا ممدوح تھا سردار حجاز
یہان زبان ہوگئی وصف محمدؐ مین دراز

۲۳۵
پھر جو پوچھے گا کیا کیون نہ طواف حرمین
تب کہون گا کہ محمدؐ ہے رسول الثقلین

پھر جو کچھ تذکرہ خمس و زکوہ آئے گا
عشق تقریر محمدؐی کی پھر لائے گا
دل جواب اسکا بلا شبہ ندے پاے گا
زور سے شور سے لب پر یہی آجاے گا

۲۳۶
مال کیا ہوتا ہے کہتے ہین کسے خمس و زکوۃ
مین سمجھا تھا محمدؐ پہ تحیات و صلواۃ

صلہ رحم کا پھر ہوگا وہان مجھسے کلام
پوچھینگے مجھسے جو مقصود جہاد اسلام
مین کہون گا کہ محمدؐ پہ درود اور سلام
مین کہون گا کہ مدینہ تھا محمدؐ کا مقام

۲۳۷
وہان سوالات مین کس درجہ شد و مد ہوگا
یہان جوابات مین بس نام محمد ہوگا

پھر یہ پوچھیگا کیا تونے ادا حق قریب
اے خدا احمد مرسل ہے ترا خاص حبیب
در جواب اوسکے کرونگا مین یہ تقریر عجیب
مین زبان کا رادیکا ہون ثناخوان غریب

۲۳۸
اقربا کو نہ سمجھتا تھا نہ اغیار کو مین
دوست رکھتا تھا فقط ایک ترے یار کو مین

تب یہ درگاہ خداوند سے آئے گی ندا
عرض تب مین یہ کرون گا کہ خداوند سما
پیروی تونے محمدؐ کی بتا کی ہے کیا
مین گنہگار زبان کا رتھا پابند ہوا

۲۳۹
مغفرت پر ترے دعوی ہے زیا کارون کو
صدقہ محبوب کا اب بخش گنہگارون کو

رحم پر آئیگی تب ذات مقدس اسکی
مین کہون گا کہ یہ ہے کا غذ اوصاف نبیؐ
پوچھیگا رحم سے یہ کیا ہے بغل مین تیری
تب تو خاصان خدا دیکھین گے صورت میری

محفل خاص یہ سنکر متبسم ہوگی
اور یہی ذات خدا تب متر حم ہوگی

حکم ہوگا کہ کرو اس وصف نبی کو اظہار — تب تو دل ایک سے بڑھ جائیگا تا چند ہزار
پایۂ تخت مین جو ہوگی فرشتون کی قطار — باادب اونکین قرینہ سے کھڑا ہو یکبار
ایسا للکار کے یہ نعت سُناؤن گا مین
جسکی جلدو مین شبنمن کئی پاؤن گا مین ۲۴۱

پھر شفاعت مری فرمائینگے محبوب خدا — جوش مین آئے گا تب جود خداوند سما
حکم ہوگا اسے فردوس برین کردو عطا — بخشدی ہمنے جو دنیا مین کری اسنے خطا
یہ محمدؐ کا جو مداح ہے کافی ہے یہ
نعمتین خلد کی دو اسکا تلافی ہے یہ ۲۴۲

پھر تو جنت مین مجھے عیش مخلد ہوگا — جوکہ آرام ہو مقصود بلا کد ہوگا
ہر گھڑی شام و سحر ذکر محمدؐ ہوگا — جسکو جی چاہے وہ سامان مجدد ہوگا
ہر زبان رشک دل صبح بہار گلشن
نخل شمشاد مرے گھر مین ہو سایہ افگن ۲۴۳

تخت تو ہوگا مرا تخت سلیمان سے سوا — حورین خدمت کو ہین گی وظیفہ وزیبا
کون خادم ہے بھلا فرقہ غلمان سے سوا — حُلّے فردوس کے اور میوہ جنت سے غذا
نوش فرمائینگے ہر وقت شراب طاہر
پائینگے کوثر و تسنیم سے آب طاہر ۲۴۴

ایک نعمت وہ ملیگی کہ نہین جسکا بیان — یعنے دیدار پر انوار خداوند جہان
رویت نور سے ہونگے دل و خاطر شادان — چشم کس شوق سے دیکھیگی وہ نور تابان
من بوجد آیم و گوئیم کہ معبود توئے
مقصد خاص توئی مطلب مقصود توئے ۲۴۵

بس حسن اب یہ دعا کر تو بدرگاہ جلیل — کہ محمدؐ ترا محبوب ہے اور خاص خلیل
مین ہون مداح ترے دوست کا بے شک و دلیل — صدقہ محبوب کا دنیا مین نہ کر مجھکو ذلیل

۲۴۶ مرحلے چند جو پیش آئین کے دنیا مین مجھے
دوست کا صدقہ بچا لیجیو ایذا مین سے مجھے

شدت پیاس جو ہوتی ہے وہ بروقت اخیر
دست رس پلے نہ اسوقت کہین دیو شریر

اور وہ سکرات کی تصدیع جو ہو رب قدیر
صدقہ محبوب کا قائم رہے ایمان فقیر

۲۴۷ روح جب جسم سے نکلے تو وہ تصریح کے ساتھ
دم جو ٹوٹے تو ترے نام کی تسبیح کے ساتھ

بعد مردن مجھے پھر زور دکھائیگی زمین
اس مصیبت کا بہت خوف ہے خاطر کے قرین

دو نو جانب سے دبائیگی مرا جسم حزین
پر ترے لطف و عنایات سے ہووے تسکین

۲۴۸ فضل سے تیرے زمین پاس نہ آئیگی کبھی
مشت خاک اپنا نہ مہ خاک ستائیگی کبھی

اب حسن نام پہ ممدوح کے کر ختم کلام
آل و اصحاب پہ بھیج اونکے درود اور سلام

دل گرفتار محبت رہے حضرت کا مدام
ایسا محبوب خدا کون ہے در عالم عام

ہر بشر یون تو طلبگار خدا کا دیکھا
پر محمدؐ سے بڑا پیار خدا کا دیکھا

سلو یا قوم بل صلوا علے صدر الامین
مصطفٰے ما جاء الا رحمۃ للعالمین

تمت

خاتمة الطبع

للہ الحمد والمنة کہ کتاب لاجواب مشتمل اوصاف پیغمبری شعر مدائح محبوب سرمدی مرقعہ پُر نور شبہ محمدی الموسوم بہ تشبیہ احمدی جو کتب نعت مین منتخب و لاجواب ہے اور اس سے پہلے چند بار مطبع منشی نول کشور مشہور بہ اودھ اخبار واقع لکھنؤ مین حلیۂ طبع سے محلّی ہو چکی ہے اور اب بسرپرستی عالی ہمم والا شان منشی پراگ نراین صاحب دام اقبالہ مالک مطبع منشی نول کشور واقع شہر کانپور مین بہ تصحیح تمام و تنقیح مالاکلام بصد حسن خوبی بکمال خوش اسلوبی بماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء باہتمام منصرم کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع بار اول حلیۂ طبع سے آراستہ اور زیور انطباع سے پیراستہ ہوئی ۔

قطعات تواریخ طبع

تاریخ طبع از مؤرخ کامل جناب منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

چو شد طبع فی الحال با صد صفا ‎|‎ سراپائے پیغمبر کبریا
رقم کرد عاقل تاریخ سال ‎|‎ شبیہ محبّ رسول خدا ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از نتیجہ افکار گہربار منشی مدن موہن لال صاحب اعلی محاسب مطبع متخلص بہ سرشار

واللہ یہ اچھا طبع ہوا ‎|‎ مرغوب مرقع احمد کا
سرشار نے یہ تاریخ لکھی ‎|‎ ہے نیک شبیہ رسول خدا ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از ابو ناظم مولوی محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

واہ کیا خوب چھپی ہے یہ کتاب نادر
واہ کیا شان رسول عربی ہے واللہ
جسکی تعریف ہے آمین وہ نبی ہے برحق
اور ہر لفظ بھی خوبی سے بھری ہے واللہ

ایسی دیکھی ہے کسی نے نہ سنی ہے واللہ
ایسے سردار دو عالم یہ خدا شاہد ہے
جسنے تعریف لکھی ہے وہ ولی ہے واللہ
چھپ چکی جب مجھے آیا خیال تاریخ

واہ کیا رتبہ محبوب الہی ہے بلند
جان صدقے ہے تصدق مرا جی ہے واللہ
بندشین اسکی ہین سب چست مضامین ہین [illegible]
کہ مؤرخ ہون مرا کام یہی ہے واللہ

ہاتف غیب نے فرمایا یہ مجھسے حامد ‎|‎ لکھ ہی دے خوب چھپی خوب چھپی ہے واللہ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از برخوردار نور الابصار سعید کونین محمد ناظم حسین ناظم طال عمرہ و زاد قدرہ

یہ تشبیہ احمدی نایاب ہر جگہ ‎|‎ ہر ایک سطر جسکی ہے سعادت بھری ہوئی
ناظم جو کوئی پوچھتا تاریخ سال کا ‎|‎ کہ دو چھپی شبیہ ہے رسول کی ۱۳۱۳ھ